Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۶ امان ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۶ مارچ ۱۹۷۷ء | نمبر ۵۹

نائیجیریا میں پانچ لاکھ روپیہ کے مصرف سے احمدیہ سیکنڈری سکول کی ایک نئی عمارت کا افتتاح

جماعتِ احمدیہ مسلمانوں کی بے مثال خدمت سرانجام دے رہی ہے (مقامی چیفس اور اعلیٰ سرکاری حکام کا اعتراف)

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس نصرت جہاں کے زیرِ اہتمام عمیشا کے مقام پر پانچ لاکھ روپیہ کے مصرف سے احمدیہ سیکنڈری سکول کی نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے ۷ مارچ کو اس کا افتتاح عمل میں آیا جس میں علاقہ کے چیفس وزارتِ تعلیم کے اعلیٰ حکام اور مقامی افسران شامل ہوئے اور انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی بے نظیر اسلامی خدمات کا اعتراف کیا۔ آمدہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"لیگوس ۹ مارچ۔ ۷ مارچ ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عمیشا کے مقام پر پانچ لاکھ روپیہ کے مصرف سے مجلس نصرت جہاں کے زیرِ اہتمام قائم ہونے والے احمدیہ سیکنڈری سکول کی نئی عمارت کے افتتاح کی تاریخی تقریب عمل میں آئی، الحمد للہ۔ اِس تقریب میں علاقہ کے متعدد چیفس اور وزارتِ تعلیم کے اعلیٰ حکام اور مقامی افسران شامل ہوئے اور انہوں نے اعتراف کیا کہ اس تعلیمی ادارہ کے ذریعہ جو پورے ڈویژن کا دوسرا تعلیمی ادارہ ہے جماعتِ احمدیہ نے مسلمانوں کی بے مثال خدمت سرانجام دی ہے۔ (اجمل شاہد)"

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نئی عمارت کا افتتاح ہر لحاظ سے مبارک کرے اور جماعتِ احمدیہ کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین

۱۲ مارچ کو بعد نماز عصر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک ربوہ میں مکرم نصیر الحق صاحب حال مقیم سویڈن ابن مکرم ابوالمنیر مولوی نور الحق صاحب ربوہ کا نکاح عزیزہ صبیحہ رحمٰن صاحبہ بنت مکرم لطف الرحمٰن صاحب شاکر لیبارٹری انچارج فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ نکاح کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہِ شفقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ربوہ ــ ۱۳ مارچ ۱۹۷۷ء بروز اتوار بعد نماز عصر عزیزہ امۃ الجمیل سلمہا بنت مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ اور عزیز شفقت محمود صاحب ریڈیو انجنیئر ابن محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب (ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس) آف بہلول پور ضلع لائلپور کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح دسمبر ۱۹۷۶ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ہوا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد (باقی ص ۶ پر)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ کی تشویشناک علالت

ربوہ ۱۶ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

"کل بھی بے ہوشی کی حالت رہی۔ بخار نہیں ہوا مگر خون کے ٹیسٹ سے پتہ لگا کہ انفیکشن ابھی بہت زیادہ ہے جو قابلِ تشویش ہے۔"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مقدس وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ امان ۱۳۵۶ ہش
۱۶ مارچ ۱۹۷۷ء

کامل فرمانبرداری کا نقطۂ عروج!

اسلام پر ایمان لانے میں تین باتیں شامل ہیں۔ ایک زبان سے اقرار کرنا، دوسرے یہ کہ دلی طور پر اعتقاد رکھنا اور تیسرے عمل سے اُس کی تصدیق کرنا۔ عمل سے تصدیق میں شرعی احکام کی پوری پوری پابندی شامل ہے۔ لیکن اس میں اس سے بھی بڑھ کر ایک چیز اَور شامل ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو پورے طور پر خدا کے سپرد کر دینا کیونکہ اَسْلَمْتُ الشَّیْءَ اِلٰی فُلَانٍ کے معنے ہیں میں نے چیز دوسرے کو سونپ دی۔ جو لوگ کلّی طور پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان بشارت سے نوازا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

(البقرہ آیت ۱۱۳)

ترجمہ:۔ ہاں جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے اور نیک کام کرنے والا بھی ہو تو اُس کے رب کے ہاں اُس کے لئے بدلہ مقرر ہے اور ان کو (یعنی ایسے لوگوں کو) نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اپنے آپ کو کلّی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے اور سونپ دینے کی صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی تھی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو اعلان کرنے کا حکم دیا۔ پہلے حکم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ (الانعام آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ کہہ دے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مَیں سب سے بڑا فرمانبردار بنوں (یعنی سب سے بڑھ کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے والا بنوں)۔

اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے مطابق اپنے آپ کو کلّی طور پر خدا کے سپرد کر دیا تھا اور آپ فرمانبرداری میں انتہائی ارفع مقام پر جا پہنچے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک اَور اعلان کرنے کا بھی حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دوسرے اعلان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○

(الانعام آیت ۱۶۲)

ترجمہ:۔ تو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اِس امر کا حکم دیا گیا ہے اور مَیں سب سے بڑا فرمانبردار (یعنی اپنے آپکو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینے والا) ہوں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِن آیات میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے کے کیا معنی ہیں؟ آخر کب اور کس وقت یہ سمجھا جائے کہ کسی نے اپنے آپ کو کلّی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس سوال کا بہت ہی لطیف جواب دیا ہے حضور نے فرمایا ہے کہ نیکیاں بجا لانا شرعی احکام کی پابندی پر دلالت کرتا ہے۔ ان میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ سے متعلق احکام شامل ہیں۔ ان احکام کی پابندی انسان کو خود اپنے اُوپر عائد کرنا ہوتی ہے اور اس میں وہ بعض اوقات سستی بھی کر جاتا ہے لیکن پورے تعہّد کے ساتھ نیکیاں بجا لانے کے علاوہ اپنے آپ کو کلّی طور پر خدا کے سپرد کرنے میں قضاء و قدر کے تحت رونما ہونے والی تکالیف اور مصیبتوں کو شرح صدر کے ساتھ قبول کرنے کا مفہوم بھی شامل ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو کلّی طور پر خدا کے سپرد کر دیتا ہے، کسی قسم کا شکوہ زبان پر لائے بغیر خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا اُس کا شیوہ ہو جاتا ہے اور اپنے عمل سے وہ اِس امر کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ قضاء و قدر کے تحت وارد ہونے والے مصائب پر وہ راضی ہے، کیونکہ اسے تو اپنے خالق و مالک کی رضا درکار ہے، اگر اس کی مرضی اِسی میں ہے کہ وہ دُکھ اُٹھائے اور مصیبتیں جھیلے تو یہ دُکھ اور مصائب اس کے لئے عین راحت کا موجب ہیں۔ ایسے مصائب جو راحت کا موجب ثابت ہوں سونے کو کندن بنانے کا موجب ہوتے ہیں اِسی لئے انسانیت کی تکمیل رضا بالقضاء کا نمونہ پیش کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اپنے آپ کو کلّی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینے کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انسان کے واسطے ترقی کرنے کے دو ہی طریق ہیں۔ اوّل تو انسان تشریعی احکام یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ تکالیف شرعیہ کی پابندی سے (ترقی کا خواہاں ہوتا ہے) جنہیں وہ خدا کے حکم کے بموجب خود بجا لاتا ہے۔ مگر یہ امور چونکہ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوتے ہیں اس لئے کبھی ان میں سُستی اور تساہل بھی کر بیٹھتا ہے اور کبھی ان میں کوئی آسانی اور آرام کی صورت ہی پیدا کر لیتا ہے۔ لہٰذا دوسرا وہ طریق ہے جو براہِ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان پر وارد ہوتا ہے اور یہی انسان کی اصلی ترقی کا باعث ہوتا ہے ..... اسی لئے ..... فرمایا وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ (یعنی) ہم آزماتے رہیں گے تم کو کبھی کسی قدر خوف بھیج کر، کبھی فاقہ سے، کبھی مال جان اور پھلوں پر نقصان وارد کرنے سے مگر ان مصائب شدائد اور فقر و فاقہ پر صبر کر کے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کہنے والوں کو بشارت دیدو کہ ان کے واسطے بڑے بڑے اجر، خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کے خاص انعامات مقرر ہیں ......

غرض یہ دونوں سلسلے کہ کبھی انسان تکالیف شرعیہ کی پابندی کر کے اپنے ہاتھوں اور کبھی قضاء و قدر کے آگے گردن جھکاتا ہے اس واسطے ہیں کہ انسان کی تکمیل ہو جاوے۔ اِسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ۔ یعنی اسلام کیا ہے؟ یہی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا کے حصول کے واسطے گردن ڈال دینا۔"

(الحکم ۱۴ر جولائی ۱۹۰۸ء بحوالہ ملفوظات جلد دہم ص ۲۱۴ تا ۲۱۵)

الغرض رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا اور شرعی احکام کی پابندی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر پر کامل طور پر راضی ہو کر رضا بالقضاء کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنا فرمانبرداری کے نقطۂ عروج کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وصف اور یہ خوبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں انتہائی اوجِ کمال کو پہنچی ہوئی تھی اور اس وصف کا یہ انتہائی اوجِ کمال قیامت تک رونما ہونے والے بنی نوعِ انسان کے لئے اُسوۂ حسنہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم حسبِ استعداد اِس اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں تاکہ ہم رضا بالقضاء کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے قابل ہو سکیں اور فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کی بشارت ہمارے حق میں ہمیشہ ہی پوری ہوتی چلی جائے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور رضا بالقضاء کا نمونہ پیش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منتخب فرمایا ہے اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اِس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کوئی جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اُس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اُس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اُس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اَور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔"

(کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد

خدمتِ اسلام کیلئے آپ کے کارہائے نمایاں

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام یہ عظیم الشان خوشخبری عطا فرمائی کہ:-

یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ

یعنی آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دین اسلام کو زندہ کرے گا اور شریعت اسلامیہ کو پھر قائم کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اور اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے۔ اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ خدا کی طاقت سے ہوگا۔ جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر لاہور ص۴۳)

پھر حضور اقدس فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیت ص)

پھر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا اور نیز میں اسلئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے قریب ہو گا بعد اس کے جو بہت دور ہو گیا تھا۔"

(کتاب البریہ حاشیہ ص ۲۵۳ تا ۲۵۶)

نیز فرماتے ہیں:-

"اب اتمام حجت کے لئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اسی کے موافق جو ابھی میں نے ذکر کیا ہے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے اور جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ سو اے حق کے طالبو! سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ وقت وہی نہیں ہے جس میں اسلام کے لئے آسمانی مدد کی ضرورت تھی۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۱)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد بعثت پر اگر مجموعی طور پر نظر کی جائے اور آپ کے کارہائے نمایاں کو دیکھا جائے تو ان کو پانچ اقسام میں بیان کیا جا سکتا ہے:-

اوّل:- دہریت۔ مادہ پرستی اور شرک کی بیخ کنی اور توحید حقیقی اور معرفت الٰہی کا قیام

دوئم:- قرآن کریم کے بے نظیر حقائق معارف اور فضائل بیان کر کے دنیا پر اتمام حجت کرنا

سوئم:- امت مسلمہ میں سے اوہام، بدعات علمی و عملی غلطیوں کو دور کر کے اسلام کو صحیح شان میں قائم کرنا

چہارم:- اسلام پر غیروں کے ہر قسم کے اعتراضات قلع قمع کرنا۔ بالخصوص اسلام پر عیسائی قوم کے دجالانہ حملوں کا دفاع کرنا اور کسر صلیب کرنا

پنجم:- دلائل و براہین اور آسمانی نشانات کے ذریعہ اسلام کو عالمگیر طور پر غالب ثابت کرنا۔

اب میں ان پانچوں امور کو اختصار کے ساتھ الگ الگ بیان کرتا ہوں۔

۱۔ توحید حقیقی کا مقام

اصل بات یہی ہے کہ دہریت اور مادہ پرستی کا علاج محض عقلی دلائل سے ہونا بالکل محال ہے۔ عقلی دلائل تو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں صرف "ہونا چاہیئے" تک لے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ کہ وہ ہستی موجود بھی ہے یہ مرتبہ صرف مکالمات الٰہیہ سے حاصل ہو سکتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے یقینی ثبوت کے لئے ابتدائے آفرینش سے انبیاء کو مبعوث فرمایا تا وہ اپنے ذاتی مشاہدے اور تجربے سے دنیا کے سامنے گواہی دیں کہ

ہم نے اللہ تعالیٰ کو پایا ہے
اور وہ ہم سے کلام کرتا ہے

موجودہ زمانہ میں جبکہ دہریت اور مادہ پرستی کے حملے پورے زوروں پر تھے کیا ضروری نہ تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی سنت اور وعدہ کے مطابق اپنے مامور اور مرسل کو کھڑا کرتا جو اعلان کرتا کہ

زندہ اور قادر خدا موجود ہے
میں نے پایا ہے اور وہ مجھ
سے کلام کرتا ہے۔

اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین اور زندہ ایمان دلوں میں مستحکم کر دیتا۔ اس میں کیا شک ہے کہ دہریت و مادہ پرستی کے حملوں کا اس دور میں غلبہ تھا۔ عیسائیت نے دجالیت کا جامہ پہن کر توحید کے خلاف ایک عظیم محاذ بنا رکھا تھا اور دہریت اور شرک کی خطرناک ہوائیں چل رہی تھیں کہ جب تک خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی ان کو روکنے کا سامان نہ کرتی ان کا رد کرنا نا ممکن تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر اپنی رحمانیت کی شان ظاہر فرمائی اور اپنے وعدوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو

مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر مبعوث کر دیا آپ نے بڑی شان سے اعلان فرمایا:

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔"

(اربعین نمبر ۱ ص)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح ص ۲۰)

پھر حضور زندہ ایمان بصیرت اور یقین کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اے غافلو! یقین کے بغیر کوئی عمل آسمان پر جا نہیں سکتا اور اندرونی کدورتیں اور دل کی مہلک بیماریاں بغیر یقین کے دور نہیں ہو سکتیں۔ جس اسلام پر تم فخر کرتے ہو یہ رسم اسلام ہے نہ حقیقت اسلام۔ حقیقی اسلام سے شکل بدل جاتی ہے اور دل میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے اور سفلی زندگی مر جاتی ہے اور ایک اور زندگی پیدا ہوتی ہے جس کو تم جانتے ہو۔ یہ سب کچھ یقین کے بعد آتا ہے اور یقین اس یقینی کلام کے بعد جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ خدا خدا کے ذریعہ سے ہی پہچانا جاتا ہے ... غرض تمام برکات اور یقین کی کنجی وہ کلام قطعی اور یقینی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر نازل ہوتا ہے ...... اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے اور یہ کہ کیونکہ یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جائے اس کا جواب کوئی کچھ دے سکے یا نہ دے سکے مگر میں یہی کہوں گا کہ اس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان سے اترتا ہے تو مُردے مُردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے ... کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک دلالہ ہے وہ اترتا ہے اور خدا کا نور اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جس پر وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلی اور پوری عظمت اور قدرت اور برہنہ کرشمہ کے ساتھ اترتا ہے اس کو وہ آسمان پر لے جاتا ہے غرض خدا تک پہنچنے کے لئے بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں ہے۔"

(نزول المسیح ص ۹۶ تا ۹۷)

پھر حضور فرماتے ہیں:

"غرض تمام برکات اور یقین کی کنجی وہ کلام قطعی اور یقینی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر نازل ہوتا ہے۔ جب خدائے ذوالجلال کسی اپنے بندہ کو اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے۔ تو اپنا کلام اس پر نازل کرتا ہے اور اپنے مکالمات کا اس کو شرف بخشتا ہے اور اپنے خارق عادت نشانوں سے اس کو تسلی دیتا ہے اور ہر ایک پہلو سے اس پر ثابت کر دیتا ہے کہ وہ اس کا کلام ہے تب وہ کلام قائم مقام دیدار کے ہو جاتا ہے اس روز انسان سمجھتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ انا الموجود کی آواز سنتا ہے خدا تعالیٰ کی کلام سے پہلے اگر انسان کا خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان ہوتا ہے تو بس اسی قدر کہ وہ مصنوعات پر نظر کر کے یہ خیال کر لیتا ہے کہ اس ترکیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہئے لیکن یہ کہ درحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے یہ مرتبہ ہرگز بجز مکالمات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتا۔"

(نزول المسیح ص ۹۵)

۲. قرآن کریم کے بے نظیر حقائق و معارف کا انکشاف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم سے بے پناہ محبت تھی اور خدا کے اس کلام کے ساتھ آپ کو والہانہ عشق تھا۔ آپ کی حیات طیبہ کا ایک ایک لمحہ قرآن کریم کی خدمت میں گزرا۔ اللہ تعالیٰ نے جو خاص فضل آپ پر فرمایا وہ قرآن کریم کے حقائق و معارف کی بخشش تھی چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"مجھے ایک دفعہ یہ الہام ہوا کہ الرحمٰن علم القرآن یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک یعنی خدا نے تجھے اے احمد قرآن سکھلایا اور تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور اس کی تفہیم مجھے اس طرح ہوئی کہ کرامت اور نشان کے طور پر قرآن اور زبان قرآن کی نسبت دو طرح کی نعمتیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں (۱) ایک تو یہ کہ معارف عالیہ فرقان حمید بطور خارق عادت مجھ کو سکھلائے گئے جس پر دوسرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دوسرے یہ کہ زبان قرآن یعنی عربی زبان میں وہ بلاغت اور فصاحت مجھے دی گئی کہ اگر تمام علماء مخالفین باہم اتفاق کر کے بھی اس میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں تو ناکام اور نامراد رہیں گے .... اس الہام کے بعد میں نے قرآن شریف کے بعض مقامات اور بعض سورتوں کی تفسیریں لکھیں اور نیز عربی زبان میں کئی کتابیں فصیح و بلیغ تالیف کیں اور مخالفین کو ان کے مقابلہ کے لئے بلایا بلکہ بڑے بڑے انعام ان کے لئے مقرر کئے ...... مگر وہ لوگ مقابلہ سے عاجز آ گئے۔"

(نزول المسیح)

(باقی)

قراردادِ تعزیت

لجنہ اماء اللہ ساہیوال اپنے اجلاس منعقدہ ۲۰ فروری ۱۹۷۷ء زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب صدر لجنہ ہذا میں ایک قرارداد کے تحت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کی وفات پر درج ذیل قراردادِ تعزیت منظور کرتی ہے

مکرمی مولوی صاحب موصوف سلسلہ کے بہت مخلص، وفادار، منتظم، دلیر، خوش خلق، بیدار مغز، ضرورت مندوں کے کام آنے والے اور دعاگو بزرگ تھے۔ انہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی اور وقف کے عہد کو تادم وفات نہایت حسن و خوبی کے ساتھ نبھایا۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی صعوبتیں برداشت کیں۔ آپ کو سلسلہ کی نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ لجنہ اماء اللہ ساہیوال ان کی وفات کے صدمہ کو دلی طور پر محسوس کرتی ہے اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حامی و حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ ساہیوال پاکستان)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۲)

شیخ انوار رسول صاحب	کراچی		۱۲/-
[illegible] النساء خانم صاحبہ	"		۱۱/-
ڈاکٹر محمد شمیم صاحب	"		۲۲/-
مبارک احمد خان صاحب شفیع	"		۵۰/-
سردار احمد خان صاحب	"		۱۰/-
زکیہ خاتون صاحبہ	"		۱۷/-
خدیجہ ثمین صاحبہ بنت سید محمود احمد صاحب	"		۲۵/-
مرزا ہارون علی صاحب	"		۲۵/-
ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"		۲۰/-
کیپٹن مرزا عبدالحمید صاحب	"		۲۰/-
چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز	"		۵۰۰/-
شاہ نواز لمیٹڈ	"		۱۰۰/-
امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ	"		۱۰/-
بشریٰ سیفی صاحبہ	"		۱۰/-
سید ناصر علی صاحب انجنیئر	"		۱۰/-
مرزا محمد حسین صاحب	"		۳۰/-
سیدہ در ثمین صاحبہ	"		۲۵/-
شریف احمد صاحب بانی منجانب میاں محمد شفیع صاحب [illegible]	"		۱۰۰۰/-
سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب	"		۱۰/-
ماڈرن موٹرز	"		۵۰/-
حبیب الرحمٰن صاحب	"		۱۰/-
سعیدہ بیگم صاحبہ	"	ناظم آباد	۵۰/-
عبدالحکیم خان صاحب	"	"	۳۰/-
ثریا لطیف صاحبہ	"	"	۱۵/-
بیگم امینہ عنایت صاحبہ	"	"	۲۵/-
مسز عثمان اختر صاحبہ	"	"	۲۱۵/-
سید اقبال محمود صاحب	"	اللہ بخش کالونی	۱۰/-
ملک ممتاز احمد سٹوڈنٹ	کراچی ۳۸		۱۰/-
بیگم صاحبہ میاں محمد اسحاق صاحب سنوری سول لائن	لاہور		۱۰/-
عطاء اللہ ابن پروفیسر مبارک احمد صاحب	"	"	۲۵/-
شمیم نصرت خانم صاحبہ	"	"	۱۰/-
ملک عبدالحی خان صاحب	"	"	۱۰/-
بیگم صاحبہ کرنل تقی الدین صاحب	"	"	۵۰/-
ایس۔ اے قیصر صاحب	"	"	۱۵/-
ملک عبدالوہاب خان صاحب	"	"	۴۰/-
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالوہاب خان صاحب	"	"	۱۰/-
امۃ الوحید صاحبہ بنت " "	"	"	۱۰/-
خلیفہ تقی الدین صاحب	"	"	۱۰/-
مجاہد ملک صاحب	"	"	۱۰/-
چوہدری نعیم احمد صاحب	"	"	۵۰/-
جمیل احمد صاحب	"	"	۱۰۰/-
نسیم نوید صاحبہ	"	"	۱۰/-
شبنم بیگم صاحبہ زوجہ سلیم صاحب اسلامیہ پارک	"		۵۰/-
انیسہ بیگم صاحبہ " مرزا بشارت احمد صاحب	"	"	۲۰/-
باقر خان صاحب مرحوم	"	"	۱۳۰/-
یاسمین صاحبہ	"	"	۱۰/-

(باقی)

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

۲۰ فروری بروز اتوار مختلف لجنات نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ بڑی شان و شوکت سے اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ مختلف تقاریر و مضامین کے ذریعہ سے پیشگوئی مصلح موعودؓ کی وضاحت کی گئی۔ آپ کی یاد میں منظوم کلام بھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔

اب تک مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے جلسہ مصلح موعود منعقد کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

احمد نگر۔ اسلام آباد۔ بدین۔ بھیرہ۔ پیرمحل۔ جہلم۔ جھنگ صدر۔ چک ۸۸ چک ۹ پنیار (سرگودھا) چونڈہ۔ حیدرآباد۔ راولپنڈی۔ ربوہ۔ ربوہ کے سانگھڑ۔ سرگودھا۔ شاہدرہ فیکٹری ایریا۔ شیخوپورہ۔ قلعہ کالروالا۔ کراچی قیادت ۱ و ۴ و ۶۔ کنری (سندھ) گوٹھ مولوی عبدالسلام (سندھ) لطیف نگر فارم (سندھ) لندن۔ محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) محمود آباد فارم (سندھ) ملتان۔ نبی سر روڈ (سندھ) نصرت آباد فارم (سندھ)

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ ہمارے والد محمد دین صاحب آف سرگودھا گزشتہ جمعہ بخار کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر دفن کئے گئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ۴ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالےٰ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔ (بشیر احمد سرگودھا۔ غفورہ بیگم۔ منیرہ بیگم ملتان شہر)

۲۔ خاکسار کے نانا جان محترم منشی غلام رسول صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک 50/3-R ۲۲ فروری ۸ بجے شب اچانک وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو اپنے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ تمام احباب جماعت سے التماس ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد اختر [illegible] قائد مجلس خدام الاحمدیہ
چک 50/3-R ضلع بہاولنگر

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری خالہ جان آجکل کوئٹہ میں بیمار ہیں حال ہی میں ان کا اپریشن ہوا ہے مگر کمزوری کافی ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت عطا کرے۔ آمین
(ولی الرحمٰن کارکن حدیقۃ المبشرین ربوہ)

۲۔ خاکسار کا لڑکا اطہر عالم فاروقی پاکستان میں کافی عرصہ سے پیٹ میں السر کی تکلیف کا مریض ہے اکثر مرض شدت اختیار کر جاتا ہے۔ احباب کامل و عاجل صحت کیلئے دعا فرمائیں
(محمد خلیق عالم فاروقی ایران)

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور زود اثر علاج کے لئے جانوروں کی انجکشن اکسیروں کا رسالہ ۴۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں!

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۷۰۶

زرعی اراضی اور ایک باموقعہ مکان برائے فروخت

پچھتر (۷۵) ایکڑ زرعی اراضی بارانی جو ربوہ سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر ہے اور اس میں سے بارہ ایکڑ آباد ہے اور اسی طرح ربوہ میں واقع ایک مکان جو چھ کمروں پر مشتمل ہے۔ لب سڑک۔ پانی میٹھا۔ دونوں طرف برآمدے۔ رقبہ ڈیڑھ کنال قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ پیدا فرمائیں۔

محمد ابراہیم بھامڑی دفتر وقف جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ کی الجمعیۃ العلمیہ کے زیرِ اہتمام

برِّ اعظم یورپ کے موضوع پر چار روزہ سیمینار شروع ہو گیا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۱۴ مارچ - آج بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ کی الجمعیۃ العلمیہ کے زیرِ اہتمام جامعہ ہال میں برِّ اعظم یورپ کے موضوع پر ایک چار روزہ سیمینار شروع ہو گیا جس میں جامعہ کے طلباء کے علاوہ مقامی علم دوست احباب نے بھی بکثرت شرکت فرمائی۔ سیمینار کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے فرمایا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں یورپ میں تبلیغِ اسلام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے جامعہ کے طلباء کو متعدد اہم اور بیش قیمت نصائح فرمائیں۔

یہ سیمینار ۱۷ مارچ کی شام تک جاری رہے گا اس میں یورپ کے مختلف ممالک کے عمومی حالات، وہاں پر جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اسلام کے اثرات اور یورپ میں اسلام کے مستقبل کے موضوعات پر اہم مقالہ جات پڑھے جائیں گے۔

آج سوا پانچ بجے شام اس کا افتتاحی اجلاس تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا جو کہ تنزانیہ کے ایک طالب علم احمد ڈاڈی نے کی۔ بعد ازاں الجمعیۃ العلمیہ کے نائب رئیس مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے سیمینار کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں آپ نے بتایا کہ طلبائے جامعہ احمدیہ کی معلومات میں اضافہ کے پیشِ نظر سیمینار کا یہ سلسلہ گذشتہ سے پیوستہ سال شروع کیا گیا تھا جبکہ مغربی افریقہ کے موضوع پر مقالہ جات پڑھے گئے تھے۔ گذشتہ سال کا سیمینار مشرقی افریقہ پر منعقد ہوا اور امسال برِّ اعظم یورپ پر مقالہ جات پڑھے جائیں گے۔

رپورٹ پڑھی جانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے افتتاحی خطاب فرمایا جو جامعہ کے طلباء کے لئے اہم اور بیش قیمت نصائح پر مشتمل تھا۔ آپ نے اپنے خطاب میں بتایا کہ یورپ میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے والے مبلغینِ اسلام کے لئے ضروری ہے کہ وہ وہاں کے مختلف ممالک کے مذہبی حالات کے علاوہ وہاں کے تاریخی، ثقافتی، تمدنی، اقتصادی اور سیاسی حالات اور ان کی تاریخ سے واقف ہوں۔ عیسائیت اہلِ یورپ کو وہ تسکین اور اطمینان نہیں دے سکی جس کی انہیں فطری طور پر تلاش ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہاں پر مختلف تحریکیں مثلاً ہپی ازم، سکن ہیڈز وغیرہ شروع ہیں جو دراصل وہاں کے تمدنی ماحول سے بغاوت کے مترادف ہے۔ ان کی روحیں حقیقت کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اور اس سلسلے میں وہ ادھر اُدھر بھٹک رہی ہیں انہیں اپنے اندر جو خلاء محسوس ہوتا ہے اُسے پُر کرنا ہمارا، ہماری جماعت کی ذمہ داری ہے جس پر اِس زمانہ میں اسلام کا پیغام دُنیا تک پہنچانے کا فریضہ اللہ تعالیٰ نے عائد کیا ہے۔ یورپ میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ تو وعدۂ الٰہی ہے جو بہر حال پورا ہو گا لیکن ہمیں سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ آیا ہم اپنے وسائل اور اپنی طاقت کے مطابق اس فریضہ کو ادا کر رہے ہیں؟ آپ نے اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا ایک حوالہ پڑھا جس میں حضور نے اہلِ یورپ کے قبولِ اسلام کی بشارت دی ہے اور پھر فرمایا اس بشارت کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن جد و جہد کرنا ہمارا فرض ہے۔

آخر میں آپ نے تبلیغِ اسلام کے سلسلے میں عملی نمونہ اور کردار کی اہمیت کو واضح فرمایا اور طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ اسلامی تعلیم کے ہر پہلو کو اپنے دماغوں میں مستحضر رکھیں اور پھر اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں کہ وہ کس حد تک اسلامی تعلیم کے مطابق ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے ابتدائی دَور کے مختلف مبلّغین کے عملی نمونہ اور ان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے نصیحت فرمائی کہ جامعہ کے طلباء کو اپنے ان بزرگوں کے عملی نمونہ کو اپنانے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد سیمینار کی بقیہ کارروائی محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی زیرِ صدارت شروع ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم سید محمود احمد صاحب ناصر اور محترم سعود احمد خان صاحب نے یورپ کے عمومی تجارت اور اس کی تاریخ پر اپنے مقالے پڑھ کر سنائے۔

سیمینار کا آخری اجلاس ۱۷ مارچ کو بعد نماز عصر ساڑھے چار بجے جامعہ ہال میں شروع ہو گا۔ اس میں یورپ کی علمی ترقی۔ یورپ پر اسلام کا اثر اور یورپ میں اسلام کا مستقبل کے موضوعات پر علی الترتیب پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب، پروفیسر سعود احمد خان صاحب اور مکرم مسعود احمد خان صاحب ایڈیٹر الفضل اپنے مقالے پڑھیں گے۔ انشاء اللہ

فریضۂ حج ادا کرنے والے نائیجیرین احمدی

مکرم الحاج ایم ایم جیبو صاحب جماعت احمدیہ لیگوس نائیجیریا سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"انتہائی خوشی اور مسرت سے آپ کو یہ اطلاع دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میری اہلیہ کو حج بیت اللہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ حج ہم نے ۱۹۷۶ء میں کیا اور اب ہم بخیر و عافیت واپس اپنے ملک پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے علاوہ نائیجیریا کے دو اور احمدی دوستوں نے بھی فریضۂ حج کی ادائیگی کی سعادت حاصل کی، الحمدللہ۔"

محترم قاضی ملک عبد الرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ دوالمیال وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ - نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم قاضی ملک عبد الرحمٰن صاحب سابق امیر احمدیہ دوالمیال (ضلع جہلم) ۱۴ مارچ ۱۹۷۷ء بروز دوشنبہ ساڑھے پانچ بجے صبح بوقت فجر قریباً ۹۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے فرزند مکرم ملک بشارت احمد صاحب صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کے ہاں رہائش پذیر تھے اور ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار تھے۔

اسی روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر آپ کے جسدِ خاکی کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

محترم ملک صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی صحابی حضرت ملک عبد الصمد صاحبؓ کے صاحبزادے تھے اور خود حضور علیہ السلام کی زندگی میں ۱۹۰۸ء میں تحریری بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ نے قریباً تیس سال تک امیر جماعتِ احمدیہ دوالمیال کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ بہت عابد و زاہد اور دعا گو بزرگ تھے۔ تبلیغ کا بیحد شوق تھا اور زندگی بھر دیوانہ وار فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے۔

آپ نے ایک صاحبزادی اور تین فرزند مکرم ملک بشارت احمد صاحب صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کارکن وکالتِ مال ثانی تحریکِ جدید، مکرم ملک مبارک احمد صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ اور مکرم ملک محبوب احمد صاحب پشاور اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے فرزندِ اکبر محترم ملک عبد الغنی صاحب انسپکٹر پولیس ۱۹۶۲ء میں وفات پا گئے تھے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دُنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

اور کثیر التعداد مقامی اور بیرونی احباب کے علاوہ ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو جامعہ احمدیہ کے طالب علم احمد داؤد صاحب آف تنزانیہ مشرقی افریقہ نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ آخر میں حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ دعا کے بعد بارات بہاولپور واپس روانہ ہوئی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳